ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵
440

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان
رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

اللہ اکبر

روزنامہ
الفضل قادیان
The DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی
قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۵ روپے
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ روپے

جلد ۲۵	۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۷ جون سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۴۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش کی شکایت ہے

سیدہ ام طاہر احمد سلمہا اللہ تعالیٰ و بیگم صاحبہ میاں محمد احمد خان صاحب ہنوز بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب مولوی نور احمد صاحب لودی ننگل ضلع گورداسپور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ ۲۶ جون بعارضہ خفقان قلب بعمر ۸۴ سالی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی قبر تک ساتھ تشریف لے گئے اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بلعم صفت لوگ بوسیدہ دانت کی طرح الگ پھینک دئے جائیں گے

"جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں۔ وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں۔ کہ میں اُن کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کر سکوں۔ بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے۔ مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دیگا بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دلسوزی اور اخلاص بھی تھا۔ مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی۔ بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں۔ اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں۔ کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے۔ اور نابکار دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے انہیں دبا لیا سو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دیئے جائینگے بجز اس شخص کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل نئے سر سے اس کا ہاتھ پکڑ لے"۔ ازالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رباعیات

"تائی آئی" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

یہ الہام اس طرح پورا ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھاوجہ جناب مرزا غلام قادر صاحب کی اہلیہ جو ایک عرصہ تک سخت خلاف رہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئیں:

ترے وعدہ کے مطابق ترے مامور کے پاس
چل کے دنیا کے کناروں سے خدائی آئی

جس کے آنے کی خبر عہدِ نبوت میں ملی
ثانی والے کی خلافت میں وہ "تائی آئی"

گنگا جمنی اشتہار

سلسلہ کی خدمتوں کا ورد کرنا بار بار
لعنۃ اللہ کی سپر پر گا ہے رکھنا انحصار

پھر کبھی چیلنج۔ کبھی دھمکی۔ کبھی عجز و نیاز
مشتہر کا دیکھئے گا گنگا جمنی اشتہار

کسی احمدی

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی لڑکی کا نکاح

قادیان ۲۵ جون آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کی صاحبزادی زینب بیگم صاحبہ کا نکاح مسٹر محمود الحسن صاحب ولد ڈاکٹر لعل محمد صاحب لکھنؤ سب کلکٹر نندیال علاقہ مدراس سے بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ ہم اس مبارک تقریب پر جناب سیٹھ صاحب موصوف اور ان کے خاندان کو مبارکباد کہتے ہیں۔

کیا عورت کو زندگی کے ہر شعبہ میں مرد کے برابر ہونا چاہیئے؟

قادیان ۲۵ جون۔ آج شام مجلس ارشاد کے زیر اہتمام انگریزی میں ایک مناظرہ اس موضوع پر ہوا۔ کہ "کیا عورت کو زندگی کے ہر شعبہ میں مرد کے برابر ہونا چاہیئے"؟ اجلاس کے صدر جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ تھے۔ اور چودہری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ ڈی۔ آئی۔ او سکولز اور ماسٹر علی محمد صاحب صابر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جج تھے موضوع کی تائید میں بولنے والے۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب شبلی بی۔ کام (لیڈر) اور ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی۔ ڈاکٹر محمد شناء اللہ صاحب مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے تھے۔ اور موضوع کے خلاف۔ مسٹر محمد یوسف صاحب بی۔ اے (لیڈر) اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ ماسٹر ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ مسٹر عبدالسلام صاحب۔ بی۔ اے اور مسٹر عبداللہ مصطفےٰ صاحب تھے۔ ججوں نے ثانی الذکر پارٹی کے دلائل کو مضبوط ۲

۲ قرار دیتے ہوئے ان کے حق میں فیصلہ کیا۔ محمد ابراہیم اسسٹنٹ سکرٹری

فخر الدین ملتانی کی ایک اور غلط بیانی

مباہلہ سے قبل حلفیہ بیان کا مطالبہ

فخر الدین ملتانی نے میری اس حلفیہ شہادت پر کہ اس کے شیرخوار لڑکے کا دودھ میری دوکان سے کسی نے بند نہیں کیا۔ اور بند کرنے کا اعلان کرنا اس کا سراسر جھوٹ ہے۔ ایک قلمی اشتہار لکھا ہے جس میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ اس کے لڑکے کو دہی دینے پر میری دفتر میں پیشی ہوئی۔ کہ کیوں تم نے اسے دہی دیا ہے۔

اس کے اس بیان سے اتنا تو ظاہر ہو گیا۔ کہ پہلے اس نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ جھوٹ ہے۔ اور اس کا لڑکا میری دکان سے دہی لے گیا۔ اب میں خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میری کسی دفتر میں فخر الدین کے لڑکے کو دہی دینے کی وجہ سے کوئی پیشی نہیں ہوئی۔ اگر میں اس بات میں جھوٹ بولتا ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر ایک سال کے اندر عذاب نازل کرے۔

آج ۲۵ جون کو بھی اس کی لڑکی میری دکان سے دہی لے گئی ہے۔ جس کے دو معتبر گواہ موجود ہیں۔ ایک حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری مولوی فاضل اور دوسرے میاں غلام نبی صاحب تحصیل شکر گڑھ کے رہنے والے۔

کیا فخر الدین یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ کبھی اس کا کوئی آدمی اس کی بچی کے لئے میری دکان پر دودھ لینے آیا ہو۔ مگر میں نے دودھ دینے سے انکار کیا ہو۔ جماعت سے نکالے جانے کے بعد پہلے فخر الدین خود آتا رہا پھر اپنے لڑکے مظہر کو بھیجتا رہا اس کے بعد اس کی لڑکی آ کر دودھ لے جاتی رہی۔ میں یہ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر بیان کر رہا ہوں۔ فخر الدین کو چاہیئے کہ وہ بھی میرے مقابل پر قسم کھا کر کہے کہ میرے دودھ نہ دینے کے متعلق اس نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور اگر وہ جھوٹ ہو تو خدا تعالےٰ کی لعنت اس پر نازل ہو۔ اگر فخر الدین نے یہ حلفیہ بیان دینے کی جرأت کی تو سمجھا جائے گا کہ وہ مباہلہ کیلئے میدان میں نکل سکے گا جس کیلئے میں بھی ہر وقت تیار ہوں:

خاکسار محمد یوسف خان
شیر فروش۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

اطاعتِ امام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زرّیں ارشادات

دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ

اس وقت جبکہ ایک نیا فتنہ سر اٹھا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ارشادات مخلصین جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے پیش کئے جاتے ہیں:

۱۔ مقام خوف

"براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے۔ اور میری نسبت فرمایا ہے ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون۔ یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا۔ اور ظالموں کی شفاعت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کر۔ کہ میں ان کو غرق کروں گا خدا نے نوح کے زمانہ میں ظالموں کو قریباً ایک ہزار سال تک مہلت دی تھی۔ اور اب بھی خیر القرون کی تین صدیوں کو علیحدہ رکھ کر ہزار برس ہی ہوجاتا ہے اس حساب سے اب یہ زمانہ اس وقت پر آپہونچا ہے۔ جبکہ نوح کی قوم عذاب سے ہلاک کی گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا اصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا۔ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ نہ تجھ سے۔ بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے۔ جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی بیعت کی کشتی ہے۔ جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے۔ لیکن بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں۔ جو صرف زبان سے ہوتی ہے۔ اور دل اس سے غافل بلکہ روگرداں ہے بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں۔ اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔ جیسے کتا مُردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۶-۸۷)

۲۔ امام سے اعراض سخت بدذاتی ہے

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے۔ کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو معہ اس کے تمام لوازم کے ایک راہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے۔ کہ تا اس کے عوض میں وہ معارفِ حقہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے۔ جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالیٰ ہوں اس سے ظاہر ہے۔ کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں۔ جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے۔ کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لے جن سے ایمان قوی ہو۔ اور معرفت بڑھے۔ اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔ اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو۔ اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔ سو اگر اس بیعت کے ثمرہ دینے کا کوئی مرد ہو تو سخت بدذاتی ہوگی۔ کہ کوئی شخص دانستہ اس سے اعراض کرے"

(ضرورت الامام صفحہ ۲۷)

۳۔ جو میری راہ پر چلنا نہیں چاہتا وہ مجھ میں سے نہیں

"میں اپنے ساتھ ان لوگوں کو کیا سمجھوں جن کے دل میرے ساتھ نہیں۔ جو اس کو نہیں پہچانتے۔ جس کو میں نے پہچانا ہے اور نہ اس کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاتے ہیں۔ اور نہ ٹھٹھوں اور بے راہیوں کے وقت خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اور کبھی نہیں سوچتے۔ کہ ہم ایک زہر کھا رہے ہیں۔ جس کا بالضرور نتیجہ موت ہے درحقیقت وہ ایسے ہیں۔ جن کو شیطانی راہیں چھوڑنا منظور ہی نہیں۔ یاد رہے کہ جو میری راہ پر چلنا نہیں چاہتا۔ وہ مجھ میں سے نہیں۔ اور اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور جو میرے مذہب کو قبول کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اپنا مذہب پسندیدہ سمجھتا ہے۔ وہ مجھ سے ایسا دور ہے۔ جیسا کہ مغرب مشرق سے۔ وہ خطا پر ہے۔ کہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اس کے ساتھ ہوں میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ آنکھوں کو پاک کرو۔ اور ان کو روحانیت کے طور سے ایسا ہی روشن کرو۔ جیسا کہ وہ ظاہری طور پر روشن ہیں۔ ظاہری رؤیت تو حیوانات میں بھی موجود ہے۔ مگر انسان اس وقت سوجاکھا کہلا سکتا ہے۔ جبکہ باطنی رؤیت یعنی نیک و بد کی شناخت کا اس کو حصہ ملے۔ اور پھر نیکی کی طرف جھک جائے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو تم اپنی آنکھوں کے لئے نہ صرف چارپایوں کی بینائی بلکہ حقیقی بینائی ڈھونڈو اور اپنے دلوں سے دنیا کے بُت باہر پھینکو۔ کہ دنیا دین کے مخالف ہے۔ جلد مروگے اور دیکھو گے کہ نجات انہی کو ہے۔ کہ جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری اور صاف دل تھے۔ میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا۔ کہ اگر تمہاری یہی حالتیں ہیں۔ تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا ہے۔ لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے۔ اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں لیکن اگر خدا چاہے۔ اور میں تو ایسے لوگوں سے اس دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں۔ اگر میں صرف اکیلا کسی جنگل میں ہوتا۔ تو میرے لئے ایسے لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا۔ جو خدا تعالےٰ کے احکام کو عظمت سے نہیں دیکھتے اور اس کے جلال اور عزت سے نہیں کانپتے۔ اگر انسان بغیر حقیقی راستبازی کے صرف مونہہ سے کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ یا اگر یہود کا صرف زبان پر روٹی کا نام لائے تو کیا فائدہ۔ ان طریقوں سے نہ وہ نجات پائے گا۔ اور نہ وہ سیر ہوگا۔ کیا خدا تعالےٰ دلوں کو نہیں دیکھتا۔ کیا اس علیم و حکیم کی گہری نگاہ انسان کی طبیعت کے پاتال تک نہیں پہونچتی۔

پس اے نادانو خوب سمجھو اے غافلو خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں۔ اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے۔ اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے۔ اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے۔ اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور شرم سے بات کرتے ہیں۔ اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے۔ اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں۔ اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں سو میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔ جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اسی جہان میں باہر نہیں۔ وہ اس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا۔ میں کیا کروں۔ اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں۔ جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے لفظ عطا فرما۔ اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں۔ اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کردیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو۔ کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کرلیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے۔ صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہونچتا۔ صرف تقوےٰ پہونچتی ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو۔ اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے۔ اور سجود یہ کہ اسکے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں ان میں نہیں دیکھتا مگر دعا کرتا ہوں۔ اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے۔ اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کرکے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کردے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہوگی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالےٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے۔ جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں۔ کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو۔ تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے منحرف کردے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو“

(اشتہار التوائے جلسہ ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مشمولہ شہادۃ القرآن)

خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا

”اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کردیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو۔ اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کرے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے۔ اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اسکی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اسکا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگلوں میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔ ؎

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے“

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

مردار پر مونہہ مارنے والا کتا

”جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اسکی ہستی پر آجائے۔ اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے۔ اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولا اپنے بدن پر سے پھینکدے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے۔ اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہولے میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں۔ جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا۔ جہاں مردار پھینکا جاتا ہے۔ اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں۔ اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وائسرائے کے بیان کے متعلق گاندھی جی کی خاموشی

تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک خاص نامہ نگار جب وائسرائے ہند کا بیان لے کر گاندھی جی کے پاس ان کے دیہاتی مقام سیگاؤں میں پہونچا۔ تو انہوں نے اسی سے کہا کہ پڑھ کر سناؤ۔ تاکہ وہ اور انکے دوست جو ان کے پاس بیٹھے تھے۔ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ نامہ نگار نے سارا بیان آہستہ آہستہ سنایا۔ جسے گاندھی جی نے نہائت غور سے سنا۔ لیکن جب ان سے کہا گیا کہ آپ اس پر تبصرہ کریں۔ تو انہوں نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا۔ میں کوئی بیان نہیں دے سکتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس نازک مسئلہ پر جو اس وقت ملک کے روبرو ہے۔ انقطاعی فیصلہ ورکنگ کمیٹی ہی کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کسی اور کانگرسی کو بھی ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ سے قبل رائے زنی کرنے سے روک دیا:

کانگرس کی ورکنگ کمیٹی خواہ کچھ فیصلہ کرے۔ لیکن گاندھی جی کا اس وقت خاموشی اختیار کر لینا اور دوسروں کو بھی خاموش رہنے کی تلقین کرنا وائسرائے کے بیان کی معقولیت اور قوت کا اعتراف کرنا ہے۔ گاندھی جی کو اپنا وہ بیان شائع کرتے وقت جس پر وائسرائے ہند نے تبصرہ کیا۔ یہ ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی۔ کہ ورکنگ کمیٹی سے مشورہ کریں۔ لیکن اب انہوں نے ایک لفظ کہنے سے بھی انکار کر دیا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ کانگرس کے بڑے بڑے حامی بھی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وائسرائے نے کوئی بات ایسی باقی نہیں رہنے دی جس کی آڑ لے کر الجھن کو اور بڑھایا جائے:

پنجاب کی وقعت گھٹانے والے

پنجاب کی عمدہ شہرت کے ہر خواہشمند کو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نمائندہ خصوصی کا وہ تبصرہ پڑھ کر جو اس نے پنجاب اسمبلی کے حال کے اجلاسوں کے متعلق کیا ہے۔ بہت افسوس ہوا ہوگا۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔

پارلیمنٹری آداب و اخلاق، اور قواعد کا جہاں تک تعلق ہے۔ دیگر صوبوں کے معززین کی نظروں میں جو اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ پنجاب کی وقعت کم ہو رہی ہے۔ اسمبلی کے گزشتہ تین اجلاسوں میں سابقہ روایات کے بالکل برعکس ممبروں نے باتوں میں زیادہ وقت ضائع کیا۔ ضمنی سوالات دریافت کرنے اور التوا کی تحریکیں پیش کرنے کے حق کا ناجائز استعمال کیا۔ بعض ممبر ایک ہی موضوع پر بحث کے دوران میں بار بار اُٹھتے تھے۔ اور ان کا طرزِ عمل کسی سکول کی جماعت کے شوخ اور طرار لڑکوں کی مانند تھا۔ جن کا ماسٹر مہربان ہوتا ہے۔ اپنے دلائل کے خلاف فیصلہ کو وہ ماننے سے اس وقت تک انکار کر دیتے تھے۔ جب تک سپیکر سخت مزاج استاد کا سا لب و لہجہ اختیار کر کے انہیں خاموش نہیں کراتا تھا:

شملہ حکومتِ ہند کا گرمائی صدر مقام ہے۔ جہاں ہر صوبہ کے معززین آتے ہیں۔ اور بحالاتِ موجودہ پنجاب اسمبلی ایک خاص چیز ہے۔ اس کے ارکان کو چاہیئے کہ پارلیمنٹری اور آداب کا خصوصیت سے خیال رکھیں۔ افسوس کہ ان باتوں کو نظر انداز کرنے والے وہی لوگ ہیں۔ جنہیں اعلےٰ تعلیم یافتہ ہونے پر ناز ہے:

حادثہ پانی پت کے متعلق حکومت پنجاب کا وعدہ

حکومت پنجاب نے جس سرگرمی کے ساتھ پانی پت کے حادثہ کے متعلق جس میں پولیس نے نہتے مسلمانوں پر گولی چلائی تھی تحقیقات کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اور ایک اعلےٰ افسر کو فوراً وہاں بھیج بھی دیا تھا۔ افسوس کہ بعد میں وہ سرگرمی قائم نہ رہی۔ اور ابھی تک تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ منظرِ عام پر نہیں آئی۔ حکومت پنجاب کو یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں۔ کہ عمدہ پیرایہ اور زوردار الفاظ میں کیا ہوا وعدہ جتنا اچھا اثر ڈالتا ہے۔ اس کا التوا میں پڑ جانا اس سے زیادہ بُرا اثر پیدا کرتا ہے۔ پس اس وعدہ کو جو یونینسٹ حکومت کے عہد کا اپنے رنگ کا سب سے پہلا وعدہ تھا۔ جلد سے جلد پورا اتر کرنا چاہیئے۔ خاص کر اس لئے کہ پنجاب میں مسلمانوں کے خلاف پے درپے واقعات نے ان میں بہت بے چینی اور اضطراب پیدا کر رکھا ہے:

قرضہ کے مصالحتی بورڈوں کی تعداد بڑھائی جائے

کچھ عرصہ سے حکومت پنجاب نے بعض مقامات پر قرضہ کے مصالحتی بورڈ تجربتاً قائم کر رکھے ہیں۔ انہوں نے اس وقت تک نہائت مفید کام سرانجام دیا ہے۔ خاص کر ضلع جھنگ کے بورڈ نے جس کے صدر خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم ہیں۔ اس سرگرمی اور قابلیت سے کام کیا ہے۔ کہ اس علاقہ کے لوگ بہت ہی شکرگزار ہو رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں یہ تجویز پیش ہونے والی ہے۔ کہ قرضہ کے مصالحتی بورڈوں کی تعداد بڑھائی جائے۔ چونکہ اس سے مفلوک الحال زمینداروں کے قرض کے بارگراں کو دُور کرنے کے لئے کسی حد تک آسانی اور سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے یونینسٹ پارٹی کو خصوصاً اور فلاکت زدہ اہلِ پنجاب سے ہمدردی رکھنے والے ارکانِ اسمبلی کو عموماً اس تجویز کی پرزور تائید کرنی چاہیئے:

سابقہ تجربہ کی بنا پر اس بارے میں ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مصالحتی بورڈ کے ارکان ایسے ہونے چاہئیں جو اپنے علاقہ میں اثر اور رسوخ رکھنے کے علاوہ مقدمات کا تصفیہ کرنے کی قابلیت بھی رکھتے ہوں اور مقروضوں کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ چونکہ عام طور پر مقروض مسلمان اور قرض خواہ ہندو ہیں۔ اس لئے ہر بورڈ کا صدر یقیناً مسلمان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہندو صدر اس سرگرمی سے کام نہیں کر سکتے۔ جس سے کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ ضلع جھنگ کے بورڈ کے مقابلہ میں دوسرے اضلاع کے بورڈوں کی کارگزاری سے ظاہر ہے۔ جتنے مقدمات کا تصفیہ جھنگ کے بورڈ نے کیا ہے۔ اور جس کثرت سے اس کے پاس مقدمات آئے اس کا عشر عشیر بھی کسی اور بورڈ کے پاس نہیں آئے:

اغوا کردہ ہندو لڑکیوں کی واپسی

پچھلے دنوں سرحد میں ایک ہی گھر کی جو تین ہندو لڑکیاں اغوا کر لی گئی تھیں ان میں سے ایک پہلے اور دو اب واپس آگئی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ملکی اہم واقعات

دُنیائے عیسائیت کی اخلاقی گراوٹ

اس وقت مادہ پرست یورپ اخلاقی تسفل کے جس دَور میں سے گزر رہا ہے وُہ نہایت ہی عبرت ناک ہے۔ اہل یورپ کے اخلاق خواہ انفرادی لحاظ سے دیکھے جائیں۔ خواہ اجتماعی نقطۂ نگاہ سے نتیجہ ایک ہی ہے۔ اگر افراد کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اور وُہ طرح طرح کی اخلاقی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ تو قومیں اور حکومتیں بھی اس سے مستثنےٰ نہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں بین الاقوامی تعلقات نے مختلف حکومتوں اور مختلف قوموں کی اخلاقی حالت کا جو مرقع پیش کیا ہے وُہ ایک نہایت عبرت ناک داستان ہے۔ کھلم کھلا ظلم ہوتے ہیں۔ ایک قوم دوسری قوم کو مٹا رہی ہے۔ لیکن مدعیانِ امن وتہذیب کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بے انصافیاں اور دراز دستیاں ہوتی ہیں۔ مگر کوئی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

غرض بین الاقوامی معاملات میں اعتماد۔ دیانت اور انصاف بالکل مفقود ہے۔ ہر طرف بد اعتمادی۔ بدگمانی۔ بے انصافی اور بد دیانتی کا دور دَورہ ہے پادری لوگ اس صورتِ حالات کو عیسائی ممالک کی عیسائیت کی تعلیم سے بے اعتنائی کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا عیسائیت افراد اور قوموں کی ان اخلاقی بیماریوں کو دُور کرنے کے قابل ہے۔ ارباب کلیسا اس کا خواہ کچھ بھی جواب دیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ عیسائیت یورپ کے اخلاق کو سدھارنے سے قاصر ہے۔ اور قاصر رہے گی۔

برطانیہ کے مشہور مدبر لارڈ سالسبری نے حال ہی میں "آکسفورڈ گروپ موومنٹ" کے اجلاس میں تقریر کے دوران میں یورپ کی خرابیوں کا ذکر کرتے ہُوئے کہا:۔

"جب ہم اپنے گردوپیش عیسائی دُنیا کی اخلاقی حالت پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہم میں سے ہر ایک کا دل افسوس اور مایوسی کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ یورپ کے اخلاق باختہ علاقوں کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ مغربی دُنیا کے بہت سے روحانی میدان ہائے کارزار میں اخلاقی بیماری کا زہر سرایت کر چکا ہے"۔

پھر کہا "حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم میں سے بہت کم لوگ حقائق پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ اور اس فرق کو نہیں دیکھتے۔ جو انجیل کی اخلاقی تعلیم۔ اور لوگوں کے اس عمل میں موجود ہے۔ جسے خاموشی کے ساتھ قبول کر لیا جاتا ہے"۔

لارڈ سالسبری نے جہاں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ کہ یورپ بداخلاقی کا گہوارہ بنا ہے۔ وہاں اس کا جو علاج تجویز کیا ہے۔ وُہ صحیح نہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

انہوں نے کنٹربری کے لاٹ پادری کی طرح لوگوں کو عیسائیت کی طرف عود کرنے کی دعوت دی ہے۔ لیکن ؏ آں قدح بشکست وآں ساقی نماند
عیسائیت کی موجودہ تعلیم جبکہ ناقابل عمل ثابت ہو چکی ہے۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ اہل یورپ اس کی طرف متوجہ ہو سکیں۔ مثلاً انجیل کہتی ہے۔ کہ ایک امیر آدمی کا جنت میں داخل ہونا ایسا ہی محال ہے۔ جیسے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گزرنا۔ کیا سرمایہ پرست یورپ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ یا انجیل کہتی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر تھپیڑ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو۔ اور اگر کوئی ایک میل تک تمہیں بیگار کے لئے لے جائے۔ تو دو میل تک اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ اور اگر کوئی تم سے قمیص مانگے۔ تو اپنا کوٹ بھی اس کے حوالے کر دو۔ کیا اس پر عمل کرنے کے لئے کوئی تیار ہو سکتا ہے۔ پس یورپ کو موجودہ اخلاقی گراوٹ کے دُور کرنے کے لئے عیسائیت کی تعلیم کی طرف توجہ دلانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ اندھے کو اندھیرے میں دھکیل دینا۔

جنگ ہسپانیہ میں عدم مُداخلت کی مساعی کی ناکامی

ہسپانیہ میں خانہ جنگی کی شدت اور ہولناکی کو کم کرنے کے لئے ۲۷ ممالک کے نمائندگان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ وُہ دوسرے ممالک کو متحاربین ہسپانیہ کی امداد کرنے سے روکے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے سرحدات ہسپانیہ پر نگرانی کے لئے افسر مقرر کئے گئے۔ غیر ملکی جہازوں پر پابندیاں عائد کی گئیں۔ لیکن اس وقت تک مداخلت کے حالات کا تسلسل ظاہر کر رہا ہے۔ کہ عدم مداخلت کی سکیم کامیاب نہیں ہوسکی۔ اور بیرونی امداد کو روکا نہیں جا سکا چنانچہ اس کمیٹی کی کئی ماہ کی مساعی کے بعد حکومت برطانیہ کو نہایت مایوسی سے یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ مجلس عدم مداخلت اپنے مقصد کو پورا کرنے میں اس وقت تک ناکام رہی ہے لنڈن میں لارڈ پلائی ماؤتھ نے مجلس عدم مداخلت کی سب کمیٹی کی صدارت کرتے ہوئے جو تقریر کی اس میں انہوں نے کہا۔ "اس وقت تک جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس سے حکومت برطانیہ کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ اور وہ موجودہ صورت حالات کو بالکل غیر تسلی بخش سمجھتی ہے۔ حکومت کی مایوسی کی وجہ یہ ہے۔ کہ مواعید اور وسیع انتظامات کے باوجود اسلحہ اور سامان جنگ ہسپانیہ کے دونوں فریقوں کو برابر پہنچ رہا ہے"۔

دول فرنگ کی کئی ماہ کی مساعی کا یہ حشر حد درجہ افسوسناک ہونے کے علاوہ ان میں سے بعض کی بدنیتی کا بھی ایک تازہ ثبوت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ یورپین قوموں کے وعدے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ عدم مداخلت اور ہسپانوی سواحل کی نگرانی کی سکیم ناکام رہی ہے۔ اور جرمنی اور اٹلی نے اس سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنے جہازوں کو ہسپانیہ کے ساحلوں سے واپس بلا لیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ برطانیہ فرانس جرمنی اور اٹلی نے عدم مداخلت کا جو ڈھونگ رچایا تھا وہ بالآخر ناکام رہا ہے۔ یہ امر قابل تسلیم ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس دل سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کو غیر ملکی مداخلت سے بچایا جائے لیکن ان ذاتی اغراض ومقاصد کا کیا علاج جو فسطائی ممالک کو باغیوں کی امداد کے لئے آلات حرب وضرب بھیجنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اب جب کہ اٹلی اور جرمنی عدم مداخلت کی تجویز سے اعراض کر گئے ہیں۔ ان کے لئے یہ امر نہایت آسان ہوگیا ہے۔ کہ وہ اپنی ان سرگرمیوں کو بہت زیادہ بڑھا دیں۔ جو وہ باغیوں کی امداد کے لئے اس وقت تک عمل میں لاتے رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں دوسرے ممالک ہسپانیہ کے اشتراکیوں کو مدد دینے سے دریغ نہیں کریں گے نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہسپانیہ کی جنگ کا سلسلہ بہت لمبا ہوتا چلا جائیگا۔ اور تباہی اور ہلاکت پہلے سے بھی زیادہ ہولناک صورت اختیار کر لے گی۔

اس وقت تک سرزمین ہسپانیہ میں وحشت وبربریت کے جو مظاہرے ہوئے ہیں۔ اور خون انسانی کو جس بے جگری سے بہایا گیا ہے۔ اس کے تصور سے ہر انسانیت دوست انسان کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ دیکھیں مغربی تہذیب کی ہلاکت زائیاں ابھی اور

443
Digitized by Khilafat Library Rabwah

البانیہ میں عورتوں کی بے پردگی

کے متعلق

ایک البانوی کا مضحکہ خیز بیان

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ" (۲۳ جون) میں لاہور میں مقیم ایک البانوی باشندہ کا مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں اس نے حکومت البانیہ کے احکام متعلقہ پردہ کے بارہ میں بعض اخبارات کی رپورٹوں کی تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ بعض فرانسیسی اور ترکی اخبارات میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک پولیس افسر نے ایک سپاہی کو جبکہ وہ اس کی بیوی کا برقعہ اتارنا چاہتا تھا۔ گولی سے ہلاک کر دیا۔ بالکل غلط ہے ؎

یہ واقعہ غلط ہے یا صحیح ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں۔ ہمارے نزدیک مراسلہ نگار کی جو بات محل بحث نظر ہے۔ وہ اس کی وہ دلیل ہے۔ جو اس نے مضمون کے آخر میں البانیہ میں پردہ کی مخالفت کے متعلق دی ہے چنانچہ لکھا ہے:-

"آپ تسلیم کریں گے۔ کہ ایک خود مختار ملک (البانیہ) میں جہاں مسلمانوں کا تناسب آبادی بہت زیادہ ہے۔ اور جس کا حکمران مسلمان ہے ہمارے لئے اپنی ماؤں اور بہنوں کو پردہ میں رکھنا خلاف عقل۔ اور غیر اسلامی فعل ہے۔ انہیں مساوی اشتراک کا حق ہے۔ ان کا تعاون اور ان کی امداد زندگی کو بہتر خوشگوار اور خوبصورت بنانے کے لئے ضروری ہے"

مراسلہ نگار نے البانیہ کی مسلمان عورتوں کو پردہ سے مستثنےٰ رکھنے کی حسب ذیل وجوہ پیش کی ہیں:-

(۱) البانیہ آزاد ہے ؎

(۲) البانیہ میں مسلمانوں کا تناسب آبادی بہت زیادہ ہے ؎

(۳) البانیہ کا حکمران مسلمان ہے ؎

گویا مراسلہ نگار کے نزدیک البانیہ اگر غلام ہو۔ وہاں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب کم ہو۔ اور حکمران غیر مسلم ہو۔ تب عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ پردہ کریں۔ ورنہ نہیں۔ مگر اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کی اس سے بڑھکر اور کیا مثال ہوگی ؎

پردہ عورت کی عصمت کی حفاظت اور مرد کو پاک دامن بنانے کا ذریعہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ کوئی عورت کسی نامحرم مرد پر اپنی زینت ظاہر نہ کرے۔ یہ ایک واضح اور بین حکم ہے جس میں کسی قسم کی کوئی شرط نہیں۔ لہذا مراسلہ نگار کا یہ لکھنا۔ کہ البانوی عورتوں کو پردہ کی اس لئے ضرورت نہیں۔ کہ وہ آزاد ملک میں رہتی ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی حکومت ہے۔ صریحاً خلاف اسلام ہے ؎

قرآن کریم میں پردہ کے متعلق جو حکم ہے۔ وہ یہ ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (نور رکوع ۴)

یعنی مومنوں سے کہدے۔ کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور ان تمام راستوں کی حفاظت کریں۔ جن سے بدی کا خیال داخل ہوتا ہے۔ یہ ان کے لئے بہت زیادہ نیکی کرنے کا موجب ہوگا۔ اللہ اس سے خوب واقف ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مومن عورتوں سے کہدے۔ کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھیں۔ اور تمام ان راستوں کو جن سے بدی کا خیال داخل ہوتا ہے۔ محفوظ رکھیں۔ اور اپنی زینت مردوں پر ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو۔ اور چاہیئے۔ کہ اپنی گردن سر اور موتہہ کو کپڑے سے ڈھانکیں اور اپنی زینت کو سوائے اپنے خاوندوں یا اپنے باپ دادوں اور اپنے خاوندوں کے باپ دادوں یا اپنی اولاد۔ یا اولاد کی اولاد یا اپنے خاوندوں کی اولاد۔ یا ان کی اولاد۔ یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کی اولاد یا بہنوں کی اولاد۔ یا عورتوں یا غلاموں یا ایسے ملازم مردوں کے جو بالکل بوڑھے ہوں یا جن کیں شہوانی مادے نہیں پائے جاتے۔ یا بچوں کے جو ابھی تک بناتے نسل کے تعلقات سے واقف نہیں۔ کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور چاہیئے کہ وہ ایسے طور پر پاؤں نہ ماریں۔ کہ مخفی زینت ظاہر ہو۔ اور اے مومنو! تم سب اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرو تا کامیاب ہوسکو ؎

ظاہر ہے۔ کہ قرآن کریم نے ان قریبی رشتہ داروں یا بوڑھوں اور بچوں کے سوا جن کا آیات مندرجہ الصدر میں ذکر ہے۔ ہر نامحرم مرد سے عورتوں کو اپنی زینت چھپانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں نہ آزادی کی شرط ہے۔ نہ محکومی کی۔ نہ کثرت آبادی کی۔ نہ قلت آبادی کی۔ نہ غیر مسلم حکومت اور نہ مسلم حکومت کی۔ پس اس واضح ارشاد کی موجودگی میں یہ کہنا کہ چونکہ البانیہ آزاد ہے۔ بادشاہ مسلمان ہے۔ آبادی کی اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لئے مستورات کو پردہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسلامی تعلیم سے سراسر ناواقف ہونے کا ثبوت دینا ہے ؎

مراسلہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

عورتوں کا مردوں سے مساوی طور پر اشتراک ہے۔ اور ان کے تعاون اور امداد کے بغیر زندگی بہتر نہیں بن سکتی۔

یہ صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا عورتیں پردہ کے ساتھ مردوں سے اشتراک عمل اور تعاون نہیں کرسکتیں۔ یا جن مقامات پر پردہ کا رواج ہے۔ وہاں عورتیں قومی ترقی اور معاشرتی اصلاح کے کاموں میں حصہ نہیں لے رہیں۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ عورتیں گھر کی چار دیواری میں محصور رہیں۔ اسلام کے دور اول میں مسلم خواتین نے جو قومی و ملکی خدمات سرانجام دیں۔ وہ نہایت شاندار ہیں۔ جنگوں میں انہوں نے حصہ لیا۔ فن سپہ گری تیراندازی وغیرہ میں انہوں نے مہارت حاصل کی۔ بڑے بڑے علوم انہوں نے سیکھے غرض ذہنی علمی۔ جسمانی۔ معاشرتی۔ انفرادی اور اجتماعی ترقی کا وہ کونسا کام ہے۔ جو انہوں نے نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا ... کہ پردہ اس قسم کے کاموں میں روک ثابت ہوتا ہے بالکل جہالت کی بات ہے ؎

رشتہ درکار ہے

ایک کنواری لڑکی بعمر ۱۵½ سال قوم ارائیں کے لئے زمیندار قوم سے یا روزگار تعلیم یافتہ رشتہ کی ضرورت ہے۔ یا صاحب جائداد ہو۔ ارائیں قوم کو ترجیح دی جائے گی خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

غلام محمد احمدی ٹیچر مڈل سکول جنڈیالہ شیر خاں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علوم مروّجہ کی روشنی میں عقیدۂ تناسخ کی تردید

مشاہدات اور تناسخ

قائلین تناسخ کی طرف سے مسئلہ تناسخ کی تائید میں کہا جاتا ہے۔ کہ جو اعمال اب کئے جائیں گے۔ انکے نتائج آئندہ ظاہر ہوں گے۔ مگر یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ کسی تناسخ کے قائل کو سنکھیا یا کچلا کھلاؤ اس کی زہر کی علامات۔ اسی جنم میں پیدا ہو جائیں گی۔ حالانکہ تناسخ کے مطابق اس جنم کے افعال کا بدلہ اور نتائج اگلے جنم میں ظاہر ہونے چاہئیں پس تناسخ تجربات اور مشاہدات کے بالکل خلاف ہے۔

سپرچولزم اور تناسخ

پھر تناسخ کے اصول کے مطابق مرنے کے بعد انسانی روح اپنے اعمال کے مطابق انسان۔ حیوان۔ نباتات یا جمادات میں جا کر جنم لیتی ہے۔ لیکن سپرچولزم والے کہتے ہیں۔ کہ ارواح مرنے کے بعد کسی اور جنم میں نہیں جاتیں۔ بلکہ عالم ارواح میں رہتی ہیں اور اس دنیا میں دوبارہ جنم لینا پسند نہیں کرتیں۔ اس کے متعلق مفصلہ ذیل کتب سے مزید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

کتاب سپرچولزم۔ لائف آفٹر ڈیتھ (Life After death) There is no death سروائیول آفٹر ڈیتھ Survival after death کتاب۔ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ کتاب مرنے کے بعد زندگی۔ رسالہ بیسویں صدی لاہور بابت ماہ مارچ ۱۹۳۷ء

ست جگ اور کلجگ

ہندو عام طور پر بیان کرتے ہیں کہ ست جگ میں لوگ نیک دھرماتما تھے۔ (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش باب آٹھ۔ ابتدا میں سب لوگ آریہ یعنی دیوتا ہی تھے۔ ترجمہ وید منتر) ہون سندھیا اور دھارمک کام کرتے تھے۔ اس زمانہ میں دودھ کی نہریں چلتی تھیں۔ مکھن۔ گھی۔ شہد۔ پھل پھول اناج بکثرت تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دودھ۔ گھی۔ شہد وغیرہ تو حیوانوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھول اور اناج نباتات سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ بُرے اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ست جگ میں جبکہ سب لوگ نیک تھے۔ ان اشیا کی قلت ہونی چاہیئے تھی۔ یہاں تک کہ لوگ بھوکے مرتے۔ پس ایسے زمانہ میں جبکہ لوگ نیک ہوں۔ ان اشیا کی کثرت ثابت کرتی ہے کہ ان اشیاء کی پیدائش تناسخ کے اصول کے مطابق بُرے اعمال کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ کوئی اور وجہ ہے بہرحال تناسخ باطل ہے۔ اور آج کل جبکہ کلجگ ہے۔ اور برائیوں اور پاپوں کا زور ہے۔ ان چیزوں کی قلت ہے۔ حالانکہ آج کل تناسخ کے اصول کے مطابق ان چیزوں کی کثرت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ لوگ بُرے اعمال بکثرت کر رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

ایک مغالطہ اور اسکا ازالہ

آریہ مناظروں کی طرف سے اس اعتراض کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ پرماتما سورج چاند اور دوسرے کروں کی مخلوق میں سے ایسی ارواح جنہوں نے حیوان و نباتات بننا ہوتا ہے۔ زمانہ ست جگ میں اس دنیا میں بھیج دیتا ہے مگر یہ ایک دعوے ہے۔ جس کا کوئی ثبوت ہونا چاہیئے اور کوئی ایسا انسان پیش کرنا چاہیئے جو اس بات کا ثبوت دے۔ کہ وہ پہلے چاند یا مریخ ستارہ میں رہا کرتا تھا۔ مگر اب اس دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ اور اگر ایسا ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا تو اعتراض قائم ہے۔ پھر کیا آج کل دوسرے سیاروں میں ارواح نہیں۔ اگر ہیں تو ان کو حیوانات و نباتات وغیرہ کا جنم اس دنیا میں کیوں نہیں دیا جاتا۔

روح و مادہ

ایک مشہور آریہ پنڈت کالیچرن صاحب سے میں نے ایک دفعہ سوال کیا۔ کہ روح و مادہ ازل میں مفرد تھے یا مرکب۔ مگر وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔ اگر روح و مادہ ازل میں مفرد تھے۔ تو ان کے کوئی اعمال نہ تھے۔ اس صورت میں پرماتما نے اگر گھوڑے گدھے انسان اور نباتات بنائے۔ تو بغیر اعمال کے بنائے اسلئے تناسخ باطل ہوا۔ اور اگر کوئی کہے کہ ازل میں مرکب تھے۔ تو اس کو ستیارتھ پرکاش کا باب آٹھ مطالعہ کرنا چاہیئے سوامی جی فرماتے ہیں۔ دنیا کو ازل سے مرکب ماننا دھریوں کا عقیدہ ہے۔

دوم سوامی جی اسی باب میں فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کی ہر ایک چیز مرکب ہے اور مرکب کبھی ازلی نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ مرکب ترکیب دینے کے بعد وجود میں آتا ہے۔ مرکب سے پہلے ایک زمانہ گزرا ہوتا ہے۔ اور جس چیز سے پہلے کوئی زمانہ گزر جائے۔ وہ ازلی نہیں ہوا کرتی۔ پس روح و مادہ ازل میں مرکب نہ تھے۔ جب مرکب نہ تھے مفرد تھے تو انکے اعمال نہ تھے۔ اور جب اعمال نہ تھے۔ اور پرماتما نے بغیر اعمال کے ان کو دنیا میں پیدا کیا۔ تو تناسخ باطل ہوا۔ کیونکہ تناسخ کی بنا اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہونا ہے۔

پرواہ سے انادی

بعض آریہ سماجی کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہر دنیا سے پہلے ایک دنیا کا وجود ہے سابقہ دنیا کے اعمال کے نتیجہ میں دوسری دنیا اور اسی طرح اس کے نتیجہ میں تیسری دنیا بنتی ہے لیکن یہ جواب بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ پرواہ سے انادی کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس سے پہلے ایک زمانہ گزر چکا ہو۔ اور ہمارا سوال ازل کے متعلق ہے۔ جس سے پہلے کوئی زمانہ نہیں گزرا ہوتا۔ پس ہمارا سوال قائم ہے کہ جب پرماتما نے بغیر اعمال کے دنیا اپنی مرضی کے مطابق بنا دی تو یہ کہنا کہ انسان حیوان اور نباتات اور اعمال سابقہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں غلط ہے۔

فاعل اور اسکا فعل

ہم آریہ سماجی دوستوں سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ فاعل پہلے ہے یا فعل سوامی جی نے اس کو ستیارتھ پرکاش باب آٹھ میں بیج اور درخت کی مثال سے واضح کیا ہے۔ فرماتے ہیں بیج پہلے اور درخت بعد میں ہوتا ہے۔ پس فاعل بطور بیج اور فعل بطور درخت ہے۔ جب فاعل کا فعل سے تقدم زمانی مسلم ہے۔ تو یہ کہنا کہ انسان اور گھوڑے گدھے اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ باطل ہوا کیونکہ فاعل پہلے اور فعل بعد میں ہوتا ہے سوامی جی باب ہشتم میں لکھتے ہیں کہ انکی پیدائش سے پہلے زمین اور غذا کا پیدا اور موجود ہونا ضروری ہے۔ اور غذا میں تمام پھل اناج اور دودھ دینے والے حیوانوں کو شامل کرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ان تمام اشیاء کا پیدا ہونا اعمال کے نتیجہ میں نہیں بلکہ انسانی زندگی کی ضروریات کے تقاضے کے طور پر پیدا کی جاتی ہیں جس میں اعمال کا کوئی دخل نہیں پس عقیدہ تناسخ غلط ٹھہرا

علم سیارگان اور تناسخ

علم سیارگان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختلف اجرام فلکی کے ماتحت انسانوں کی طبائع۔ مزاج۔ عادات۔ صحت۔ عمر۔ اجناس۔ پھل۔ پھول کی پیدائش اور آب و ہوا میں اختلاف ہے بلکہ لوگوں کی شکلوں۔ رنگوں قدوقامت کا اختلاف بھی سیارگان کے ماتحت ہے

444
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ بعض اشیاء ایک علاقہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن جب ان کو دوسری جگہ لے جاکر بویا جائے۔ تو وہاں سرسبز نہیں ہوتیں اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس سیارہ کی شعاعیں اس پر وہاں اتنا اثر نہیں ڈال سکتیں۔ کہ وہ چیز پوری طرح نشو و نما پا سکے پھر بعض علاقوں کے لوگ بعض تلفظ ادا نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ اس علاقہ پر جو سیارگان اثر ڈالتے ہیں وہ جسم کے بعض اعصاب کو کمزور کر دیتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہاں کے لوگ اس لفظ کو آسانی سے ادا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ فلکی اور ارضی جو جغرافیائی تقسیم ہے وہ بھی اس اصل پر ہے۔ جس سے مختلف اشیاء کی اور مختلف علاقوں کی اشیاء کی پیدائش اور ان کی تاثیرات کا علم حاصل ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ زمین کی مختلف اشیاء اور انسانوں کی پیدائش ان کے رنگ شکلیں عادات تاثیرات اور خواص فلکی اور ارضی اختلاف کی بنا پر ہیں۔ نہ کہ اعمال کے نتیجہ میں شمس و قمر وغیرہ سیارگان کے اثرات سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

خلاصہ یہ کہ یہ اختلافات فلکی اور ارضی اختلافات کی بنا پر ہیں نہ کہ سابقہ اعمال کی بنا پر جس سے تناسخ باطل ٹھہرتا ہے۔

علم حیات اور تناسخ

قائلین تناسخ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہر چیز جو پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پیدا ہونے کا سبب اس کے سابقہ اعمال ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک ڈاکٹر اگر چاہے تو بوقت ضرورت ہیضہ اور تپ دق کے کروڑوں کیڑے پیدا کر لیتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ان کیڑوں کا پیدا ہونا ان کے سابقہ اعمال کا نتیجہ ہے ؟ یا ڈاکٹر کی محنت کا نتیجہ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ڈاکٹر کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کرتا تو پیدا نہ ہوتے۔ پس یہ کہنا کہ ہر ایک چیز کا پیدا ہونا اس کے سابقہ اعمال کا نتیجہ ہے بالبداہت باطل ہوا۔ اور تناسخ اڑ گیا اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ ان کیڑوں نے اپنے سابقہ اعمال کے نتیجہ میں پیدا ہونا تھا اور ڈاکٹر نے ضرورت پیش آجانے پر ایسا عمل کیا تو پرماتما نے جن روحوں کو بطور سزا جرمز پیدا کرنا تھا کر دیا تو اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ پھر پرماتما کی طرف سے سزا کا کوئی یقینی اور قطعی انتظام نہیں۔ اتفاق پر منحصر ہے۔ جس سے انسانوں کو گناہ پر دلیری پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ بعض جرائم کی سزائیں ایسی جونیں ہوں جن کو پیدا کرنا انسان ابھی جانتے ہی نہ ہوں تو ایسے مجرم ارواح سزا سے بچ جائیں گی پس یہ مغالطہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

طب اور تناسخ

جب کبھی کوئی آریہ کھانسی، قبض یا زکام سے بیمار ہوتے ہیں۔ تو ڈاکٹر کو یہی بتاتے سنے جاتے ہیں۔ کہ میں نے فلاں چیز استعمال کی۔ ترشی یا لسی بہت استعمال کی۔ پیاز وغیرہ بہت کھایا کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ مرض میرے کسی سابقہ جنم کی بدعملی کا نتیجہ ہے۔ اور جب اس بدعملی کی سزا پوری ہو جائے گی۔ مرض خود بخود دور ہو جائے گا۔ بلکہ ڈاکٹر کو فیس دیتے ہیں اور دوائیوں پر روپے خرچ کرتے ہیں۔ اور ہر ایک مرض کے پیدا ہونے کے اسباب اسی دنیا سے پیدا شدہ تمام ہندو اور دیگر ڈاکٹر صاحبان مانتے ہیں۔ پس یہ کہنا کہ اس جنم کے دکھ اور امراض سابقہ جنم کے اعمال کا نتیجہ ہیں تجربات اور حقیقت کے خلاف ہے۔

وید اور تناسخ

اب ہم تناسخ کے عقیدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے ویدوں کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ سوامی دیانند جی آریہ بھونے کے صفحہ ۵۵ پر مانو ودھی۔ مانو پر موشی سوانح کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

"اے ہے پرماتما تو ہمارے حملوں کو مت گرا اور ہمارے جوانوں کو مت مار"

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پرماتما حملوں کو کسی جرم کی سزا میں گراتا اور نوجوانوں کو کسی جرم کی سزا میں مارتا ہے یا بلا جرم۔ اگر بلا جرم ہے تو پرماتما نعوذ باللہ ظالم ثابت ہوا۔ اور قائلین تناسخ کا یہ بیان کہ ہر ایک سزا کسی سابقہ بدعملی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ غلط ہوا۔ بلکہ ماننا پڑا کہ دکھ دینا پرماتما کی مرضی پر منحصر ہے اگر کہا جائے کہ سابقہ بداعمالی کے نتیجہ میں مارتا ہے اور سابقہ بداعمالی کی سزا ملنا ضروری ہے جیسا کہ آریہ سماج کا عقیدہ ہے تو سزا سے بچنے کی دعا کیوں سکھائی جبکہ سزا معاف نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں وید کا اعتبار بالکل اٹھ جاتا ہے اگر کہا جائے کہ چونکہ سزا معاف ہو جاتی ہے۔ اس لئے دعا سکھائی گئی ہے تو تناسخ اڑ گیا۔

۲۔ "اے پرماتما تو ہم کو عمدہ بدھی سڈول جسم عمدہ حافظہ عطا کر" (رگوید آدی بھاش بھومکا باب ۱۵ پراتھنا)

اس منتر سے ثابت ہے۔ کہ پرماتما بغیر اعمال کے بھی کچھ عطا یعنی بخشش کرتا ہے۔ پس تناسخ باطل ہوا۔ اگر یہ دعا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی تو اس پر بھی وہی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ جو سابقہ منتر پر وارد ہوا۔

۳۔ اہسم ایو سوتم اوم دوامی جشٹھم دیوا نام .... الخ

مشہور اتھروید کا متنازعہ فیہ منتر ہے۔ جس کا ترجمہ مسلمہ فریقین یہ ہے۔ کہ "میں پرماتما خود بخود یہ کہتا ہوں جو کہ پیارا ہوں انسانوں کا اور دیوتاؤں کا کہ میں جسے چاہتا ہوں بڑا بناتا ہوں جسے چاہتا ہوں برہما۔ جسے چاہتا ہوں رشی۔ اور جسے چاہتا ہوں۔ عقلمند پیدا کرتا ہوں"

اس منتر میں پرماتما فرماتے ہیں۔ کہ جسے میں چاہتا ہوں بڑا برہما۔ رشی اور عقلمند بناتا ہوں۔ کسی کا بڑا ہونا یعنی صاحب ثروت ہونا اس کے سابقہ اعمال کے نتیجہ میں نہیں بلکہ میری مرضی پر منحصر ہے۔ آریہ متر غور کریں کیا اس منتر سے ان کا مایۂ ناز مسئلہ تناسخ باطل ثابت نہیں ہوتا۔ خاکسار ڈاکٹر عبدالرحمن آف موگا

انجمن احمدیہ کلکتہ کا ضروری اعلان

چند شکایات اور دقتوں کی وجہ سے انجمن احمدیہ کلکتہ کا مکان تبدیل کرنا پڑا احباب جماعت و نیز دفاتر نظارت ہائے مرکز موجودہ پتہ نوٹ فرمالیں واضح رہے۔ کہ موجودہ انجمن ہال گذشتہ ہال کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ کلکتہ تشریف لانے والے احمدی احباب اپنے ہمراہ تصدیقی چٹھی ضرور لائیں۔ اندرون ہند و بیرونی احباب و سیکرٹریان انجمن ہائے احمدیہ سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ مختلف زبانوں میں شائع کردہ ٹریکٹ رسالے اشتہارات کلکتہ کی جماعت کو ارسال فرمایا کریں۔ کیونکہ کلکتہ برٹش امپائر کے اندر لنڈن کے بعد سب سے بڑا شہر ہے۔ تمام ملکوں کے باشندے و ہر زبان جاننے والے اقوام کی آمد و رفت و رہائش رہتی ہے۔ انہیں تبلیغ کے لئے آسانیاں ہوں گی۔ انجمن احمدیہ کلکتہ تبادلہ میں اردو انگریزی بنگلہ کے ٹریکٹ وغیرہ حسب موقع بھیجتی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بیرونی احباب۔ عربی۔ چینی۔ جاپانی فارسی برمی وغیرہ زبانوں میں صداقت احمدیت پر مختصر مضامین لکھکر اگر بھیجدیں۔ تو ان کو شائع کرانے کا انتظام بھی انجمن کلکتہ کر سکتی ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

خاکسار:۔ محمد شمس الدین احمدی نائب سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت

پتہ یہ ہے:۔ انجمن احمدیہ ہال روم ۱۱۶ سراج بلڈنگ ۱۳۱ محمد علی روڈ (لوچیت پور) کلکتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھری افضل حق اور ایڈیٹر مجاہد کے دائر کردہ مقدمہ کی سماعت

گورداسپور ۲۴ جون ۱۹۳۷ء جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ نے چودھری افضل حق اور اڈیٹر مجاہد پر ازالہ حیثیت عرفی کا جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ آج اس کی سماعت جناب لالہ پرشوتم لال صاحب سینئر سب جج کی عدالت میں ہوئی۔ جناب چودھری صاحب کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ اور جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر موجود تھے۔ آج حسب ذیل گواہان صفائی کے بیانات ہوئے۔

بیان رحمت اللہ کمہار ساکن قادیان

میں اصل قادیان کا رہنے والا ہوں ۱۹۳۰ء تک وہیں رہا ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۳ء تک بٹالہ رہا۔ ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۶ء تک پھر قادیان اور اب پھر بٹالہ میں رہتا ہوں۔ میں محمد امین پٹھان کو جانتا ہوں۔ اس نے مجھ سے کئی بار بیان کیا۔ کہ میں بخارا تبلیغ کے لئے جا رہا ہوں۔ میری موجودگی میں دو بار اس کی واپسی ہوئی۔ اس کی آمد کی خوشی میں مسجد اقصےٰ میں جلسہ کیا گیا۔ میں بھی اس میں موجود تھا۔ سکولوں میں چھٹی کی گئی تقریروں میں بتایا گیا۔ کہ محمد امین خان کی خدمات ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کی قدر افزائی کے لئے کئی مضمون الفضل میں شائع کئے گئے۔

میں چودھری فتح محمد صاحب سیال کو جانتا ہوں۔ یہ مختلف ذمہ دار عہدوں پر رہے ہیں۔ ناظر اعلیٰ بھی اور غالباً ناظر تعلیم و تربیت بھی۔ تمام شعبے ناظر اعلیٰ کے ماتحت ہیں۔ جو لوگ مجرم خیال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو بید لگائے جاتے ہیں۔ بعض کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔ اور بعض کو وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔

میں عبد الکریم کو جانتا ہوں۔ اس کا وہاں ایک مشینوں کا کارخانہ اور ایک فلور مل تھی۔ اس کا مکان بھی تھا۔ جو گرا اور جلا دیا گیا تھا۔

مکان میرے سامنے نہ گرایا گیا۔ اور نہ جلایا گیا۔ میرے علم کے مطابق مستریوں کا جماعت سے اختلاف ۱۹۲۸ء میں شروع ہو گیا تھا۔ اختلاف کے بعد وہ دو سال وہاں رہے۔ احمدیوں کو ان کے ساتھ گفت و شنید اور لین دین کی ممانعت تھی۔ جس شخص کا بائیکاٹ کیا جائے اس کے متعلق ناظر امور عامہ اور مختلف عہدیداران کی طرف سے بورڈ پر اعلان کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کئی بار ایسے بورڈ پڑھے ہیں۔ ۱۹۳۳ء میں پولیس نے چونکہ کہہ دیا تھا۔ کہ ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے میں اپنی بیوی سمیت بٹالہ آگیا۔ میں قاضی ظہور الدین اکمل کو جانتا ہوں پہلے وہ منیجر الفضل تھا۔ یہ سلسلہ کے تمام رسالوں کا محکمہ تھا۔ جس کا وہ ناظر تھا مگر اسے معزول کر دیا گیا۔ کیونکہ اس پر الزام تھا۔ کہ وہ ان لوگوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ جو محمد امین کے واقعہ کو تازہ رکھنا چاہتے تھے۔ مگر مجھے ان باتوں کا ذاتی علم کوئی نہیں۔

مجھے معلوم نہیں اخبار مجاہد کب جاری ہوا۔ اور کتنے سال ہوئے وہ جاری ہوا تھا۔ میں نے مشتاق احمد ایڈیٹر کو وہاں کئی بار مضامین لکھتے دیکھا۔ اخبار میں جو میٹیریل چھپتا تھا۔ اسے مشتاق احمد ہی مرتب کرتا تھا۔ چوہدری افضل حق کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔

بجواب جرح

محمد امین خان کی آمد اور عزت افزائی کے واقعات ۱۹۲۸ء سے پہلے کے ہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کس سال کے۔ ان جلسوں میں تقریریں کرنے والوں کے نام میں نہیں جانتا۔ خلیفہ صاحب بھی تقریریں کرتے تھے۔ لچھو کے بیٹے سراج کو باغ میں فعل خلاف وضع فطری کی وجہ سے مرزا بشیر احمد صاحب کے حکم سے ایک احمدی نے بید لگائے تھے اس وقت بہت سے لوگ جمع تھے وہ اس جرم میں فاعل تھا۔ سراج کو قید کی سزا بھی ہوئی تھی۔ یہ بید زنی کے بعد کا واقعہ ہے۔

نظام جان کو میری موجودگی میں بمقدمہ عبد اللہ ولد چراغ بنام نظام جان میں میر محمد اسحٰق صاحب نے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مدعی کی طرف سے کوئی اعلان بورڈ پر کسی کے اخراج از جماعت کا کیا گیا ہو۔ یہ نوٹس چاک کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ اور نیچے بحکم ناظر اعلیٰ لکھا جاتا ہے۔ لیکن میں کسی ایسے آدمی کا نام نہیں لے سکتا جس کے متعلق ایسا اعلان کیا گیا ہو۔

قادیان میں "داعیان مباہلہ" کے نام سے کوئی انجمن نہ تھی۔ اور نہ ہی میں کسی ایسی انجمن کا ممبر تھا۔

قادیان میں مجھ پر قاتلانہ حملہ عبد الواحد المعروف گیانی شیر سنگھ نے کلہاڑی سے کیا تھا۔ ایک دفعہ عبد الرحیم نے بھی کیا تھا۔

گیانی شیر سنگھ انجمن کا تنخواہ دار ملازم ہے۔ عبد الرحیم دکاندار ہے۔ اور وہ دکان انجمن کی ہے۔ اس لئے وہ انجمن کا کرایہ دار ہے۔ مجھے گیانی شیر سنگھ کے تنخواہ دار ہونے کا اس وجہ سے علم ہے کہ وہ سال بھر لنگر خانہ سے کھانا کھاتا ہے اسے میری موجودگی میں کبھی کوئی تنخواہ وغیرہ نہیں دی گئی۔ میں نے ان حملوں کے متعلق تھانہ میں جو رپورٹ کی تھی اس میں چودھری فتح محمد صاحب کا ذکر نہیں تھا۔

مجھے معلوم نہیں۔ کہ ۱۹۲۸ء و ۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء میں چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ تھے یا نہیں۔

میں احراری ہوں۔ اور سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں اکثر آیا کرتا تھا۔ میں دفتر مجاہد میں اکثر جایا کرتا تھا۔ کبھی اپنے کام سے جاتا تھا۔ اور کبھی مشتاق احمد سے ملنے بھی چلا جاتا تھا۔ دفتر احرار میں بھی کئی ذاتی کام ہوتے تھے۔

ربتی چھپا کے متعلق جو درخواست دی گئی تھی۔ اس پر میرے بھی دستخط تھے۔

ریکارڈ کیپر ڈسٹرکٹ ناظر

میں ستمبر ۱۹۳۱ء سے دسمبر ۱۹۳۱ء تک کا وہ رجسٹر لایا ہوں۔ جس میں ضبط شدہ چیزوں کا ریکارڈ ہوتا ہے۔ اس میں بمقدمہ سرکار بنام چودھری فتح محمد کے عنوان سے کوئی چیز درج نہیں ۱۹۳۲ء میں بھی کوئی ایسا اندراج نہیں۔ مقدمات سے تعلق رکھنے والے تمام اسلحہ جات فیصلہ کے بعد ڈسٹرکٹ ناظر کے پاس آ جاتے ہیں۔ اگر کوئی چالان نہ ہو۔ تو اسلحہ جات سول ناظر کے پاس نہیں آتے۔ مزید سماعت کل ہو گی۔

تلاش

میرے ماموں عبد الرشید خان عرصہ سے بمبئی اور کالی کٹ کی طرف گئے تھے۔ چونکہ ان کا بہت عرصہ سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ اس لئے ان کے تمام رشتہ دار خصوصاً ان کے والدین بہت گھبرائے ہوئے ہیں انکو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ فوراً واپس چلے آئیں۔ خاکسار عبد الحفیظ سلطانپورہ لاہور۔

شیرازہ

ایک ہفت روزہ فکاہی اور ادبی اخبار

ادارہ: سندباد جہازی۔ محمود افضل بی اے

اگر آپ مولانا عبد المجید سالک۔ سید امتیاز علی تاج۔ پنڈت ہری چند اختر ڈاکٹر تاثیر۔ صوفی غلام مصطفےٰ تبسم حفیظ ہوشیارپوری۔ حاجی لق لق۔ مسٹر غلام عباس اور سندباد جہازی کے ادبی اور فکاہی مضامین پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو شیرازہ کا مطالعہ کیجئے۔ چندہ سالانہ تین روپے (۳ روپے)

قیمت فی پرچہ ۱ر

منیجر شیرازہ لاہور

445
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۴۸۱۳ منکہ امۃ اللہ زوجہ ماسٹر محمد یوسف علی صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور قوم سید عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ چار صد روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی قیمتی ۳۵۰/- کنٹھہ کنگن کانٹے بکلپ انگوٹھی وزنی پونے دس تولے کل جائیداد مبلغ ۷۵۰/- روپے ہے۔ میں اسکے اٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات اس کے علاوہ میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅛ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ جو رقم میں زندگی میں ادا کردوں وہ منہا ہوجائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد۔ امۃ اللہ بیگم بقلم خود
گواہ شد۔ محمد یوسف علی گمشالوی موصی ۲۱۳۶ ایس وی ٹیچر خاوند موصیہ۔
گواہ شد:۔ سید محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال والد موصیہ

۴۸۲۳ منکہ آمنہ بیگم زوجہ مولوی نذیر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد زیور بتفصیل ذیل قیمتی تقریباً ایک سو پچیس روپے اور بقیہ مہر مبلغ دو صد پینتیس روپے بذمہ خاوند کل تین سو ساٹھ روپے ہے۔ میں اس کے ⅓ یعنی تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت موجودہ جائیداد سے زائد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅓ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کردوں تو وہ رقم وصیت کردہ رقم سے منہا کردی جائے گی۔

العبد امنہ بیگم۔
گواہ شد:۔ عبد الرب والد موصیہ
گواہ شد:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۴۸۲۷ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب قوم افغان عمر تقریباً ۴۵ سالہ تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا ایک مکان واقع محلہ دارالفضل قادیان میں ہے۔ اس میں میرا تیسرا حصہ ہے جس کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس کو منہا کر دیا جائے گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ محمد طفیل خان ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان بقلم خود۔
گواہ شد:۔ محمد ناصر الدین خان فرزند موصیہ
گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ کلرک آر ڈیفنس ڈپولاہور چھاؤنی حال وارد قادیان۔

۴۸۲۸ منکہ کرم بی بی بیوہ میاں محمد ابراہیم صاحب احمدی مرحوم قوم خواجہ سیٹھی پیشہ تجارت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جہلم بقائمی

میری بہنیں ضرور مطالعہ فرمائیں

میری خاندانی مجرب دوا کے مفید ہونے پر میری بہنوں کی طرف سے بہت سے سرٹیفکیٹ موصول ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن میں ان کو ان کے نام کے ساتھ شائع کرنا مناسب خیال نہیں کرتی۔ لیکن جو سرٹیفکیٹ حال میں میرے بھائیوں کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے صرف تین خط اپنی بہنوں کی بہتری کے لئے شائع کرتی ہوں۔ تاکہ وہ بھی فائدہ اٹھائیں۔

میرے محترم بھائی ماسٹر خان ملک صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول چھچھ نترہ ضلع اٹک

تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوا بنام راحت سے میری ایک قریبی رشتہ دار کو سو فیصدی راحت حاصل ہوئی۔ لوگ آپکے اشتہار کو معمولی سمجھ کر نظروں سے گذار دیتے ہوں گے۔ مگر میں سچ کہتا ہوں۔ کہ آپ کی دوا موتیوں سے تولنے کے قابل ہے۔ سیلان الرحم جیسی موذی مرض کے علاوہ ہر قسم کی زنانہ امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ میرے خیال میں فی الحال لوگوں کو اس کی اصلیت معلوم نہیں ہوئی۔ ورنہ سو روپیہ کے مقابل لوگ دو روپیہ قیمت کو ترجیح دیتے۔ مہربانی کرکے اب تین شیشی راحت اور بھیج دیں۔

محترم بھائی حاجی محمد صدیق صاحب سوداگر لداخ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی دوا راحت منگائی گئی تھی۔ جو بہت ہی مفید ثابت ہوئی اور اس سے پورا فائدہ حاصل ہوا۔ اب دوسری مریضہ کے لئے ایک شیشی بھیج دیں۔

محترم بھائی ماسٹر عبد الحکیم صاحب فلیمنگ روڈ لاہور

تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوا راحت اپنے ایک عزیز کی بیوی کو استعمال کرائی گئی۔ جن کو دیرینہ ماہواری خرابی اور مرض سیلان الرحم کا عارضہ لاحق تھا۔ جو بڑے بڑے علاج کرانے پر بھی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کی دوا سے ان کو پورا پورا فائدہ حاصل ہوا۔ میں آپ کو اس مفید ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔

میری پیاری بہنوں

اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے قبض رہتی ہے۔ سر درد۔ کمر درد رہتا ہے۔ ماہواری بند ہوگئے ہیں۔ اولاد نہیں ہوتی۔ پیٹ میں نفخ رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ میری خاندانی مجرب دوا سے فائدہ حاصل کریں۔ سینکڑوں مرتبہ کی تجربہ شدہ مفید دوا ہے۔ باوجود اس قدر خوبیوں کے قیمت بہت ہی کم مقرر ہے۔ ایک ماہ کی مکمل خوراک صرف ۲ روپیہ محصول ۷ رکل ۲/۷

ملنے کا پتہ

ایچ نجم النساء بیگم احمدی۔ بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد مکان جو ۶ ۱/۲ مرلہ واقع جہلم میں ہے۔ اس کی موجودہ قیمت مبلغ دو ہزار روپے ہے۔ اس میں میرے چھ بچے بھی شامل ہیں۔ میرا از روئے شریعت آٹھواں حصہ ہے جو مبلغ ۲۵۰ روپے ہوتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے میرے پاس مرکیاں طلائی وزنی ۲ تولہ اور چاندی آٹھ تولہ۔ جن کی مجموعی قیمت ۷۵ روپے ہوتی ہے۔ کل زر وصیت مکان و زیور ۳۲۵ روپے ہوتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت جو مبلغ تبیس ۳۲ روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں کرتی ہوں۔ جو میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ ادا کر دونگی بصورت دیگر میری جائیداد سے صدر انجمن احمدیہ کو وصول کرنیکا حق ہوگا۔ اور اگر اس کے علاوہ بھی میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور ایک صورت یہ بھی ہے کہ اگر زندگی میں ۱/۱۰ حصہ ادا نہ کر سکوں۔ تو اس کے ادا کرنے کا ذمہ وار میرا بڑا لڑکا خلیل الرحمن سیٹھی ہوگا۔ جس کے دستخط بھی درج ذیل ہیں۔

العبد:۔ کرم بی بی موصیہ نشان انگوٹھہ۔ گواہ شد:۔ خلیل الرحمن پسر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال قادیان۔

نمبر ۸۲۵۴:۔ منکہ خوشحالی ولد جیونہ قوم کمہار . . . . عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۴ جنوری ۱۹۲۹ء ساکن لکھنہ ڈاکخانہ مریدکے۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اسوقت مبلغ دو صد روپیہ جمع ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور کوئی جائیداد مکان وغیرہ نہیں ہے اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ خوشحالی نشان انگوٹھا حال مقیم قادیان مہمانخانہ۔
گواہ شد: اللہ دتہ احمدی بقلم خود
گواہ شد:۔ عبد الخالق مہتمم مہمانخانہ بقلم خود۔

نمبر ۸۳۰۴:۔ منکہ مالی ولد جیونہ قوم کمہار . . . . عمر ۵۴ سال۔ تاریخ بیعت ۴ جنوری ۱۹۲۹ء ساکن لکھنہ ڈاکخانہ مریدکے ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت مبلغ دو صد روپے جمع ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور کوئی جائیداد مکان وغیرہ نہیں ہے اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ مالی۔ نشان انگوٹھہ حال وارد قادیان مہمانخانہ۔
گواہ شد:۔ اللہ دتہ احمدی بقلم خود
گواہ شد:۔ عبد الخالق مہتمم مہمانخانہ قادیان۔

نمبر ۸۳۱۴:۔ منکہ امیر بیگم زوجہ سید عبد القیوم صاحب قوم سید عمر ۵۴ سال۔ تاریخ بیعت جنوری ۱۹۲۹ء ساکن قادیان شریف ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس میں میرا زیور بھی شامل ہے۔ اس میں سے میں نے زیور کی صورت میں ۵۰۰ روپے اپنے خاوند سے وصول کر لئے ہیں۔ باقی رقم مہر سے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔

العبد:۔ امیر بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید سلیم شاہ احمدی احمد آباد اسٹیٹ نبی سر روڈ سندھ حال قادیان۔
گواہ شد:۔ سید عبد القیوم بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید محمد اسمٰعیل سیکرٹری وصایا محلہ مسجد اقصےٰ۔

نمبر ۸۲۷۴:۔ منکہ عصمت اللہ ولد علی محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن پرجیاں خورد ڈاکخانہ پرجیاں کلاں۔ ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۶/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۹ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرتے کے وقت جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عصمت اللہ پٹواری نہر بقلم خود۔ بمقام چکیانہ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل پاکپٹن۔ ضلع منٹگمری۔
گواہ شد:۔ غلام احمد خاں ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن۔
گواہ شد:۔ حشمت علی پٹواری نہر حلقہ کلیانہ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری۔
گواہ شد: مجو خاں پنشنر امیر جماعت احمدیہ سروعہ حال وارد پاکپٹن۔

ضرورت رشتہ

ایک شریف گھرانے کی لڑکی عمر ۱۴ سال پرائمری پاس۔ امور خانہ داری سے واقف کے لئے برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔

درخواستیں معرفت مینجر الفضل آنی چاہئیں۔

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود و حکیم نور الدین عرصہ پینتیس ۳۵ سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ خارش۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرض ہر قسم کی امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اصلی ممیرا فی تولہ [illegible] روپے۔ سرمہ ممیرا خاکی اول فی تولہ [illegible] سرمہ سیاہ فی تولہ [illegible] ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں

سید احمد نور کابلی موجد سرمہ ممیرا
قادیان دارالامان پنجاب

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی۔ صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلباء کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔ مینجر

قدرت کے دو عطیے

۱- پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزو مند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (عمر)

۲- پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد۔ جوانمردی کا لطف اٹھائیں پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف ۸/

فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں

المشتہر:- مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ سکھر کا ضلع گجرات (پنجاب)

ضرورت ضرورت ضرورت

ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۵ روپے سے ۲۵ روپیہ تک دی جاویگی۔ یا کمیشن ۲۵ فیصدی سے ۵۰/- فیصدی بحالت سفر کرایہ ریل ڈیوڑھا تھرڈ دیا جاوے گا۔ تعلیم مڈل انگریزی تک ہو۔ آدمی مسلمان محنتی خوش اخلاق دیانتدار ہو۔ ۵۰ روپے بطور ضمانت کے داخل کرنے پڑینگے۔ شخصی ضمانت قبول نہ کی جاوے گی۔ ضمانت داخل ہونے پر بعد ایک ہفتہ کام شروع کرا دیا جاویگا۔ ہر درخواست قبل از ۱۵ جولائی آجانی چاہیئے درخواست میں ولدیت قومیت سکونت عمر تعلیم اور اپنے شہر کے مختصر حالات تفصیلاً درج ہوں

المشتہر:- ڈاکٹر ایس ایم عبدالسمیع ایم۔ ڈی ایچ کپور تھلا ہاؤس قادیان

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتہً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے۔ (۲) دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی۔ (۳) ٹیوب کو خراب نہیں کرتی (۴) ٹیوب میں جمتی نہیں۔ (۵) روانگی سوین سے زیادہ ہے (۶) رنگت سوین کے برابر ہے قیمت فی شیشی ۴؍ کمیشن ۳۳ فیصدی۔ اے رحیم اینڈ برادرز قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہسٹیریا کا مکمل علاج

زبدۃ الحکما علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی صاحب احمدی میڈیکل پریکٹیشنر اینڈ سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ جگر معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراقی میں ازبس مفید ہیں۔ فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:- منیجر ایم وائی فیضی اینڈ کمپنی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹس عزیز منزل فلیمنگ روڈ۔ لاہور

جھنگ گھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت بر اس سال خدمت ہوگا۔ نوٹ:- ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں

ملنے کا پتہ:- قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ گھیانہ جھنگ پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب لالہ سنسار چند صاحب بھنڈاری بی اے ایل ایل بی پی سی ایس گارڈین جج بہادر ضلع گجرات بمقام گجرات

مقدمہ گارڈین نمبر ۱ بابت ۱۹۳۷ء

نور احمد ولد علم دین قوم لوہار ساکن ماجرہ تحصیل و ضلع گجرات ... سائل

بنام

مسمات فاطمہ بی بی زوجہ کرم الٰہی لوہار ساکن لالہ موسیٰ و دیگر رشتہ داران نابالغہ مسئول علیہم

بمقدمہ درخواست تقرر گارڈین مسمات سردار بی بی نابالغہ دختر رحمت قوم لوہار ساکن موضع ماجرہ ڈاکخانہ دیونہ جلیانی۔ تحصیل و ضلع گجرات

بنام

مسمات نعمت بی بی زوجہ خوشی محمد لوہار ساکن موضع ترکھا تحصیل و ضلع گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل نے درخواست مع بیان حلفی گذرانی ہے کہ مسمات نعمت بی بی دیدہ دانستہ تعمیل نوٹس سے پس وپیش ہو رہی ہے۔ اور گریز کرتی ہے اس کے خلاف اشتہار منادی جاری کیا جاوے۔ لہذا تم مسمات نعمت بی بی مسئول علیہا کے خلاف بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ اور تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷/۷ کو بوقت ۷ بجے قبل از دوپہر حاضر عدالت ہو کر جو عذر نسبت تقرر گارڈین میں رکھتے ہوں پیش کرو۔ ورنہ بعدم حاضری تمہاری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائیگی

بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

مہر عدالت

دستخط حاکم

فائدہ بخش طریق پر روپیہ لگانیکا نادر موقع

قریباً چھ فیصدی سالانہ منافع کا کام

صرف پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے درخواستیں کرنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی

صدر انجمن احمدیہ کو انتظام جائداد کے متعلق فوری طور پر پندرہ ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ روپیہ ایسے کاموں پر لگایا جائے گا جو نفع بخش ہیں۔ اس لئے یہ محض بطور قرض حسنہ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ اس کی کفالت میں صدر انجمن احمدیہ کی ایسی جائداد رہن باقبضہ کر دی جائے گی جس کا معقول کرایہ ہوگا۔ اس لئے جو دوست صدر انجمن احمدیہ کے نام اور جائداد کی کفالت پر روپیہ لگا سکتے ہوں۔ وہ بہت جلد خاکسار کو اطلاع دیں۔ یہ کام روپے کو گھر میں یا بنکوں میں رکھنے سے بدرجہا بہتر ہوگا۔ قرضہ باکفالت ہوگا۔ اور اس سے منافع بھی معقول ہوگا۔ اور ثواب الگ۔ الغرض یہ سودا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں جس قدر حصہ لے سکیں۔ وہ بہت جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر روپیہ بھجوا دیں۔ اور تفصیل لکھ دیں۔ نیز صیغہ جائداد میں بنام ناظم اطلاع دے دیں۔ اگر آپ کا ارادہ اس فائدہ بخش اور موجب ثواب تجارت میں روپے لگانے کا ہے۔ تو وقت گذر جانے سے پہلے فیصلہ کریں۔ اگر کوئی ایک صاحب پورا روپیہ ۱۵۰۰۰ لگا دیں تو ان کو آٹھ نو سو روپیہ سالانہ کی مستقل آمد ہو سکتی ہے۔ ایسے ارادہ رکھنے والے صاحب کو مناسب ہوگا۔ کہ بذریعہ تار اطلاع دیں:- ملک مولا بخش پنشنر ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اطلاع

یہ یاد رہے کہ میری دوائی صرف نامردی سستی۔ جریان۔ احتلام سرعت اور کمزوری۔ لاغری کیلئے مخصوص ہے۔ یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں۔ جلق یا کثرت مباشرت یا عادت بد سے سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کے لئے اسے استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے مادرزاد نامردی کے لئے میری دوائی مفید نہیں ہے

شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ

ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب لخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیج کر قیمت واپس منگالیں۔ عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں۔ اب بھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اسکی قیمت

آتشک وسوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بےنظیر اور تیر بہدف ادویات دستیاب کی ہیں۔ جو بالکل بےضرر ہیں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے آتشک وسوزاک فوراً دور ہو جاتی ہیں یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کر کے خون کو پاک و صاف کر دیتی ہیں۔ اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف ۲۴ گھنٹہ میں بند ہو جاتی ہے۔ اور آتشک کی دوائی سے نہ منہ آتا ہے اور نہ قے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہو کر ہمیشہ کیلئے تندرستی حاصل ہو جاتی ہے اور جسم کندن کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے آتشک کے دفعیہ کے لئے لاجواب دوا ہے۔ قیمت دوائی آتشک صرف ۵ محصولڈاک علاوہ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپے (۵) محصولڈاک بذمہ خریدار

اسکے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہو گا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیحہ کا مرتکب ہو گیا جس کے نتیجہ سے میں بالکل بےخبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے نامطاقتی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہو گئے۔ بےانتہا شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بےسود خاک بھی فائدہ نہ ہوا بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا اگست ۱۹۳۵ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے یہ درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بےکم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کے لئے مقوی گولیوں کا۔ اور دوسرا نسخہ کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ کہہ رہا ہوں کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپکو بےحد خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہو گیا۔ اگر مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۴۰ روز تک یہ پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ بآسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی ایک دوراندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قوی زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کا استعمال کر کے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور اشتہارات پر مشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کیلئے کافی ہے) ۱۲ قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف ۱۲ جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں اور مادرزاد کمزوری کے سوا کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہوں تین شیشی مقوی اعصاب نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان بآسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہو گی۔ مکمل بکس کی قیمت دس روپے عہ دو مکمل بکسوں کی قیمت لعہ معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔

آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اسکے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں ان گولیوں کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں یہ ان تمام مخفی دکھوں کا۔ تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرورتمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں۔ موچی دروازہ۔ لاہور

جناب ڈاکٹر سیٹھا رام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی سی ڈسپنسری ملوان (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا وی پی جسمیں تین شیشی نیپالی تیل تھا وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپکی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپکی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپکی دوائی جو آپکے شفاخانہ سے لایا۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ ہم آپکی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ حکیم شیخ عبیداللہ گجرات

جناب شیخ عالم دین صاحب

شیر گڈھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ آپکی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحتیاب ہوئے ہیں۔ میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر زوداثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کیلئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

بمبا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی سے ۲ مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کیلئے روانہ فرمائیں

آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی انکے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے۔ منشی فضل دین کارخانہ دھاریوال۔

میں مردہ سے زندہ ہو گیا ہوں

جناب شیخ صاحب تسلیم مرسلہ مقوی اعصاب گولیوں کا استعمال میں نے کیا۔ الحمدللہ تین ہفتہ کے استعمال سے میری جملہ شکایات رفع ہو گئیں۔ قاضی زاہد حسین دنانوتھو